محمد سہیل باوا (لندن)

مظلوموں کے خونِ ناحق کا ذمہ دار کون؟

ترجمہ: ''اسی طرح مسلط کیا کرتے ہیں بعض ظالموں کو بعض پر بسبب ان بدعملیوں کے جو وہ کرتے تھے اور بسبب اس کے جو وہ کماتے تھے۔'' (انعام:۱۲۹)

قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک طریقہ بتایا جو قیامت تک چلتا رہے گا کہ ہم ظالموں کو ظالموں سے مرواتے ہیں۔ اس لیے کہ یہ نافرمان ہیں۔ لوگوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے، اُن کے ظلم کی وجہ سے میں ظالموں کو ظالموں سے پٹواتا رہوں گا۔ شاید ہم لوگ' لوگوں کی حق تلفی کرنے، ان پر ظلم کرنے اور زیادتی کرنے کو عقلمندی یا ہوشیاری سمجھتے ہیں۔ اگر لوگ ایک نکتہ کو سمجھ جائیں تو ظلم وستم کا دروازہ بند ہو جائے۔ وہ نکتہ یہ ہے کہ اگر میں اس مظلوم کی جگہ ہوتا اور وہ میری جگہ ہوتا تو میں اپنے لیے کیا پسند کرتا؟ صرف اتنی بات سوچ لی جائے کہ ہم مظلوم پر ظلم تو کرتے ہیں کبھی یہ سوچیں کہ اگر اس کے پاس طاقت ہوتی اور ہم بے طاقت ہوتے اور وہ ہم پر ظلم کرنا چاہتا تو ہمارا ردّ عمل کیا ہوتا؟ ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ فرمایا: مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا۔'' اگر ہمارے سامنے کسی آدمی پر ظلم ہوتا ہے اور ہم اس کی مدد نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا اسلام کا رشتہ کمزور ہے۔

ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مظلوم کی بددعا سے بچو! اس لیے کہ مظلوم اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ کسی حق دار کا حق نہیں روکتے۔ مظلوم کی دعا سیدھی عرش پر جاتی ہے اور جب مظلوم بددعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ضرور تیری مدد کروں گا۔ ظالم کو ظلم کا بدلہ ضرور ملتا ہے۔ ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل ضرور دیتے ہیں یہاں تک کہ جب اس کو پکڑتے ہیں تو پھر اس کو چھوڑتے نہیں ہیں۔ دیکھنے والوں کو اس پر ترس آتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔ مسلمان وہ ہے کہ مسلمان اس کی زبان سے اور اس کے ہاتھ سے محفوظ رہیں یعنی مسلمان کی تعریف اس شخص پر صادق آتی ہے جو سلامتی کا علمبردار ہو، شر وفساد دوسرے مسلمان کی شان نہیں ہے اور یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیے کہ ظلم کرنا کسی پر جائز نہیں ہے۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ ہمارا دین ظلم وستم کا مخالف ہے۔ اسی طرح اب پاکستان کے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ دنیا بھر میں رہنے والے پاکستانیوں کا دل ۱۲ مئی کے پرتشدد واقعات اخبارات اور میڈیا پر دیکھ کر بہت ہی افسردہ اور غمزدہ ہیں۔ کہنے کو تو کچھ نہیں لیکن آنسوؤں کے سمندر ہیں۔ بڑی بے دردی کے ساتھ کراچی اور پشاور کے معصوم شہریوں کا ناحق خون بہایا گیا،

شہریوں کے جان و مال، ان کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنا حکومت کا فرض ہے اور جو حکومت شہریوں کی جان و مال کی حفاظت نہیں کرسکتی' اس کو اخلاقی اور شرعی طور پر حکومت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ کراچی میں تقریباً پچیس ہزار کے قریب پولیس اہلکار جو صوبائی حکومت کے زیرنگرانی ہیں اور دس ہزار سے زیادہ رینجرز بھی شہر میں موجود تھے جو وفاقی حکومت کے ملازم ہیں اور گورنر کے حکم پر کام کرتے ہیں۔ ان حالات میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی حساس مقامات سے غیر حاضری یا جیسے میڈیا پر دکھایا گیا کہ بلوائی کھلے عام گھوم پھر رہے ہیں اور اہلکار کے قریب بھی منہ پھیرے کھڑے ہیں۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے دہشت گردوں کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہو۔ پچاس کے قریب افراد شہید اور ۱۵۰ زخمی ہوئے۔ یہ سب دیکھ کر لوگ سوچنے پر مجبور ہوگئے کیا واقعی کراچی پاکستان ہی کا حصہ ہے؟ کراچی کے عوام کے ساتھ ساتھ غریب عوام کے املاک کو بھی نقصان پہنچایا گیا جو کہ انتہائی قابل مذمت ہے۔

ایک سال پہلے بارہ ربیع الاوّل کے موقع پر پچاس افراد شہید ہوئے اور اب پھر وہی حالات! ان حالات کا ذمہ دار کون ہے؟ ہر تنظیم دوسری تنظیم پر الزام عائد کر رہی ہے لیکن سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ظالم کون اور مظلوم کون؟ ابھی کچھ پتا نہیں چلتا۔ غبار اتنا اڑا دیا گیا ہے کہ کسی کا چہرہ پہچانا ہی نہیں جاتا۔ کسی کو کچھ پتا نہیں۔ یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی پوری ہوتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بعد ایسا دور ہوگا' جس میں علم اٹھایا جائے گا اور فتنہ وفساد عام ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! فتنہ وفساد سے کیا مراد؟ فرمایا: قتل۔ ایک اور روایت ہے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' دنیا ختم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دور نہ آجائے جس میں نہ قاتل کو یہ پتا ہوگا کہ اس نے کیوں قتل کیا نہ مقتول کو یہ خبر ہوگی کہ وہ کس جرم میں قتل کیا گیا۔ عرض کیا گیا ایسا کیوں ہوگا؟ فرمایا فساد عام ہوگا، قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ ایک دوسرے کو مارنا اور جذبات کو اشتعال دلانا بڑا آسان ہے لیکن لگی ہوئی آگ کو بجھانا بڑا مشکل ہے۔ خدا کے لیے اس عذاب کو اور اس آگ کو بجھانے کی کوشش کریں۔ ہر ایک کو دعویٰ ہے کہ وہ اپنے حقوق کی جنگ لڑ رہا ہے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ کسی کو بھی کچھ نہیں ملے گا۔ پاکستان کو ایک بار پھر لسانی بنیاد پر تقسیم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ بعض سیاست دان وطن پاک سے باہر رہ کر ملک چلانے کی بات کر رہے ہیں اور اپنی سیاست چمکانے کے لیے نفرتوں اور ظلم کے بیج بو رہے ہیں۔ معصوم شہریوں کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں۔ اور اب پاکستانی عوام کو صرف اور صرف امن چاہیے۔ اب یہ سلگتی ہوئی آگ خود ہی ختم کرنا ہوگی۔ کاش! پاکستان والے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم جیسی دانش مندی کا مظاہرہ کریں اور اپنے گناہوں سے تائب ہوجائیں۔ آج بھی حالات بدل سکتے ہیں جس نے جس پر کوئی ظلم و زیادتی کی وہ معافی مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ (آمین)